السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے حبیب اللہ لکھتے ہیں کہ خصی جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے ؟ فیصل آباد میں نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے کہ خصی جانور کی قربانی جائز نہیں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے وضاحت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی جانور کو خصی کرنے کے مثبت اور منفی دو پہلو یہ ہے کہ خصی جانور کا گوشت عمدہ اور بہتر ہوتا ہے جبکہ اس کے علاوہ غیر خصی جانور کے گوشت میں بو پیدا ہوجاتی ہے جس کے کھانے سے طبیعت میں ناگواری اور تکدر پیدا ہوتا ہے اور اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ خصی جانور کی فحولیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ افزائش نسل کے لیے نقصان وہ ہے قربانی کا تعلق مثبت پہلو سے ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قربانی کے لیے بعض اوقات خصی جانور کا انتخاب کرتے تھے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسے مینڈھوں کی قربانی دیتے جو گوشت سے بھر پور اور خصی ہوتے تھے ۔(مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ :5/196)

قربانی کے ذریعے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اس لیے قربانی کا جانور واقعی بے عیب ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک ایسے عیوب کی نشاندہی کی ہے جو قربانی کے لیے رکاوٹ کا باعث ہیں لیکن قربانی کے لیے جانور کا خصی ہونا عیب نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جانور کا قربانی کے لیے انتخاب نہ فرماتے حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قربانی کے جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ خصی ہونے سے اس کے گوشت کی عمدگی میں اضافہ ہوجاتا ہے ۔(فتح الباری :7/10)

اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین کی طرف سے شائع شدہ پوسٹر بد دیانتی پر مبنی ہے جس میں خصی جانور کی قربانی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اب ہم جانوروں کو خصی کرنے کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں ۔ متقدمین علما کا اس کے متعلق اختلاف ہے ایک گروہ جانوروں کے خصی کرنے کے عمل کو مطلقاً جائز قرار دیتا ہے خواہ جانور حلال ہو یا حرام جبکہ کچھ علما کی رائے ہے کہ یہ حرمت صرف حرام جانوروں سے متعلق ہے جب کہ حلال جانوروں کا خصی کرنا جائز ہے جو حضرات حرمت کے قائل ہیں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں

(1)اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے متعلق شیطان کا طریقہ واردات قرآن کریم میں بایں الفاظ بیان ہوا ہے : میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ میرے کہنے سے اللہ کی ساخت میں ردو بدل کریں گے ۔(4/النساء119)

حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے جانوروں کا خصی کرنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی یہی رائے ہے ۔(تفسیر ابن کثیر)

(2)علامہ شوکانی رحمة اللہ علیہ نے مسند البزار کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے کی شدت سے ممانعت کی ہے ۔(نیل الاوطار :8/249)

(3)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں گایوں بھیڑ بکریوں اور گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے(شرح معانی الاثار :2/283)

ان دلائل کا دوسرے فریق کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ۔"آیت کریمہ کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوعاً ثابت نہیں ہے جہاں تک سلف صالحین کے اقوال کا تعلق ہے تو اس کے متعلق خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعید بن مسیب رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد اللہ کا دین ہے یعنی وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرائیں گے جیسا کہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جب سلف صالحین سے مختلف تفاسیر منقول ہیں تو اس کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی چونکہ اس کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث موجود نہیں لہذا

لاتبدیل لخلق اللہ "اللہ کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں ۔

کہ پیش نظر آیت مذکورہ میں خلق میں اللہ سے دین اللہ ہی مراد ہے ، مسند البزار کے حوالہ سے جو روایت بیان ہوئی ہے تو اس سے مراد حلال جانوروں کا خصی کرنا مراد نہیں ہے کیوں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمل سے ایک حرام کی تائید کریں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمة اللہ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ایک خصی غلام فروخت کے لیے لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خصی کرنے کی تائید وحمایت نہیں کرتا ۔(شرح معانی الآثار :2/383)

گویا انہوں نے اس خریداری کو اس عمل کی تائید خیال کیا لہذا اگر حلال جانوروں کا خصی کرنا بھی ناجائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصی شدہ جانوروں کی قربانی ہر گز پسند نہ کرتے لہذا خصی کی ممانعت اور خصی جانور کی قربانی کرنے میں یہی تطبیق ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی کرنا درست ہے مگر جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا خصی کرنا بھی درست نہیں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جب ہم علمائے متقدمین کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے بیشتر حلال جانوروں کے خصی کرنے کے قائل اور فاعل ہیں حضرت

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نےاپنے اونٹ کو خصی کرایا تھا نیز حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر نر جانور کے کاٹنے کا اندیشہ ہو تو اسے خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ (شرح معانی الآثار :2/383

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم اور حافظ ابن حجر نے رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فتح الباری میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے مختصر یہ ہے کہ قربانی کے لیے خصی جانور کو ذبح کیا جا سکتا ہے اور جن روایات میں امتناع ہے وہ (ان جانوروں کے متعلق ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ، (واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:194